بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد ایجوکیشنل سسٹم آن لائن کلاسسز

مضمون: اردو

جماعت: ہشتم (فیڈرل بورڈ)

تیار کردہ: مس صائمہ گل

ضروری ہدایات:

* اپنے مائیک میوٹ رکھیں۔
* اپنے کیمرے بند رکھیں۔
* سکرین خراب مت کریں۔
* کلاس کے دوران نظم وضبط کا مظاہرہ کریں۔
* والدین سے گزارش ہے بیچ میں مت بولیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ترجمہ: "شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔"

اُردُو

برائے جماعت نہم

ناشر

چودھری غلام رسول اینڈ سنز

اکرم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور ✆ 042-37233909, 37243055

حصہ نظم

عنوان: نظم۔ حمد

پڑھائی، الفاظ / معانی، اشعار کی تشریح

تاریخ: ۱۹ مئی ۲۰۲۰ء

دن: منگل

خواجہ الطاف حسین حالؔی

(۱۸۳۷ء.........۱۹۱۴ء)

خواجہ الطاف حسین حالؔی، پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق انصاریوں کے ایک معزز خاندان سے تھا، جو غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہرات سے ہندوستان آیا اور پھر یہیں کا ہو رہا۔ ان کے والد خواجہ ایزد بخش نے انتہائی عُسرت اور تنگ دستی میں زندگی گزاری۔ حالؔی ابھی نو سال کے تھے کہ اُن کے والد کا انتقال ہو گیا۔ بڑے بھائی اور بہن نے حالؔی کی پرورش کی۔ سترہ سال کی عمر میں، ان کی رضامندی کے بغیر، ان کی شادی کر دی گئی۔ علم کے شوق میں یہ بیوی کو میکے چھوڑ کر دِلّی چلے گئے اور وہاں سال ڈیڑھ سال معروف عالم اور واعظ مولوی نوازش علی کے مدرسے میں زیرِ تعلیم رہے۔ ۱۸۵۶ء میں حصار کلکٹری میں ملازم ہو گئے، مگر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے باعث انھیں واپس آنا پڑا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد نواب مصطفیٰ خان شیفتہؔ کے مصاحب اور اُن کے بچوں کے اتالیق رہے۔ اسی زمانے میں انھوں نے شاعری میں مرزا غالبؔ کی شاگردی اختیار کی۔ گورنمنٹ بک ڈپو، لاہور اور اینگلو عربک سکول، دِلّی میں ملازمت کی۔ ۱۹۰۴ء میں انھیں ''شمس العلما'' کا خطاب ملا۔

مولانا حالؔی کا شمار اُردو ادب کے اہم شاعروں، نثر نگاروں اور تنقید نگاروں میں ہوتا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے قبل اُنھوں نے قدیم اور روایتی طرز کی شاعری کی، مگر بعد میں حالات کی تبدیلی نے اُن کے خیالات کو یکسر بدل ڈالا۔ انجمنِ پنجاب کی تحریک، گورنمنٹ بک ڈپو کی ملازمت اور سر سیّد احمد خان سے وابستگی نے، ان کے نئے خیالات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا حالؔی کی اخلاقی، اصلاحی اور ملّی شاعری نے اُردو ادب پر بہت گہرے اثرات مرتّب کیے۔ انھیں جدید شاعری، تنقید نگاری اور سوانح نگاری میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے۔ مولانا حالؔی نے نثر اور نظم میں کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ اُن کی اہم کتابوں میں ''دیوانِ حالؔی''، ''مسدّسِ حالؔی'' (مدو جزرِ اسلام)، ''مقدمۂ شعر و شاعری''، ''یادگارِ غالب''، ''حیاتِ سعدی'' اور ''حیاتِ جاوید'' خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

خواجہ الطاف حسین حالیؔ

حمد

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو حمد و ثنا کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔ طلبہ کو اللہ ربّ العزت کی ذات وصفات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔
۳۔ طلبہ کے دلوں میں توحید کی عظمت اور ایمان کی پختگی کا احساس پیدا کرنا۔

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اِس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کُھلا تیرا

جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سُلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تُو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گِلا تیرا

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا

ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگِ بیاں حالؔی ہے سب سے جُدا تیرا

مشق

۱۔ حمد کے حوالے سے درجِ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

(ب) کس کا حق سب سے مقدّم ہے؟

(ج) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟

(د) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟

(ہ) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

۲۔ اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیں۔

مقدّم، محرم، خلعتِ سُلطانی، محیط، آفاق، بندۂ نافرماں

۴۔ تیسرے شعر میں شاعر نے "محرم" اور "نامحرم" کو کس لیے ایک جیسا قرار دیا ہے؟

۵۔ درجِ ذیل اشارات کی مدد سے حمد کا خلاصہ مکمل کریں۔

دلوں پر اللہ کا قبضہ........نافرمان بندہ اور حمد سرائی........اللہ کی بندگی کا حق کس سے ادا ہو........محرم و نامحرم برابر ہیں........خلعتِ سُلطانی........ہر شے پہ محیط ہے........ہر طرف اُس کی خوشبو ہے........حالؔی کا بیان سب سے جُدا ہے۔

۶۔ اِعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

بندہ نافرماں، حمد سرا، مقدم، محرم، خلعت سلطانی، رنج و مصیبت، آفاق، رنگ بیاں

۷۔ مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) گو سب سے ...... ہے حق تیرا ادا کرنا

حصّۂ نظم

۱۳۔ حمد

آفاق:	اُفق کی جمع، آسمان کے کنارے، دنیا، جہان
بھید:	راز، پوشیدہ بات
حمد سرا:	حمد کہنے والا
خلعت:	لِباس
رنگِ بیاں:	اظہار کا انداز
صبا:	صبح کی ہوا، پروا
کملی:	چادر، سردی سے بچاؤ کے لیے اوڑھا جانے والا کپڑا
گدا:	فقیر، بھکاری، منگتا
محیط:	احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا

اشعار کی تشریح

شعر 1۔

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا

اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح:

اس شعر میں خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مندرجہ بالا شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے دل پر تیری حکمرانی ہے۔ تو ہی ہمارا معبود ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں تیرا حکم نہ ماننے کے باوجود تیری ہی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ خالق ہے، وہ ہم سب کا پالنے والا ہے۔ اسی نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں۔ ان بے شمار نعمتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں لیکن نا سمجھ انسان اس پاک ذات کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں میں کمی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ جب بھی

انسان کسی مشکل میں پھنستا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انسان کو یہ احساس ہے کی انس ان کے دل کے ہر گوشے میں اللہ کی محبت چھپی ہے۔ یہی وجہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف میں لگا رہتا ہے۔

شعر2۔ گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیونکر ادا تیرا

تشریح:

اگر ہم اللہ کی نعمتوں کا شمار کریں تو انکا شمار نہیں کر سکتے۔ اس شعر میں شاعر قرآن کی آیت سے عبارت کرتا ہے کہ ہم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلائیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے میرے مالک! تیرا حق ہم کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ ہم تیری ایک چھوٹی سی نعمت کا شکر نہیں ادا کر سکتے اگر ساری عمر بھی ہم تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بدلہ ادا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی جائے جس طرح اس نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے مگر ہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے باوجود ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔

شعر3۔ محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نا محرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

تشریح:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ یہ کائنات تمہارے لیے ہے تم اسے مسخر کرو۔ سورج کے نکلنے اور دن رات کے آپس میں بدل بدل کر آنے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذات سب سے بڑی رازداں ہے۔ توحید پرست ہو یا بت پرست، زاہد ہو یا رند سب اسی کی تخلیق ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کو دیکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی کھوج نہیں کرتے وہ دنیا کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جاننے والا اور نہ جاننے والا اس لیے برابر ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں کھو جاتا ہے وہ ہر چیز سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہی ایسی جو سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

شعر4۔ چھپا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جب انسان عبادت الٰہی اور اطاعت الٰہی کے ذریعے معرفت الٰہی یعنی اپنی زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ نور عطا فرما دیتا ہے۔ جس کے جلوے نظر آتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے اسے دنیا کے کسی انسان سے رغبت نہیں رہتی وہ بس اپنے آپ ہی میں مگن رہتا ہے۔ اس کے لیے اس کا پھٹا پرانا لباس ہی بادشاہ کی طرف سے عطا کیے

ہوئے لباس سے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ وہ کسی کا احسان نہیں ہوتا۔ اللہ کا خاص بندہ ظاہری نمود و نمائش کی پروا نہیں کرتا بلکہ اس کا دل خوشی سے لبریز ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔

شعر 5۔ تُو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جس رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلہ تیرا

تشریح:

انسان کے لیے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے دُکھ اور تکالیف، مصائب اور پریشانیاں زندگی کا جزو ہیں۔ کائنات کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کا مرہونِ منت ہے۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار نظر آتے ہیں۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جو لوگ کسی مصیبت، پریشانی یا دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لیے بھی وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیوں کہ ان کو اس چیز کا بھی احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ واحد ذات ہے جو ان کے دُکھ کا مداوا کر سکتی ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ ہم پر آنے والی پریشانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے اور وہی اس پریشانی کو دور کرے گا۔

شعر 6۔ آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا انسان کے لیے ممکن نہیں کیونکہ اللہ کی ذات مادی وجود نہیں رکھتی۔ اس کے باوجود یہ بات انسانی فطرت میں شامل ہے کہ اسے کسی چیز کو دیکھ کر جو خوشی اور سکون ملتا ہے وہ سنی سنائی بات پر نہیں ہوتا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہر ایک کو شناسائی حاصل ہو گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین لے آئے گا۔

شعر 7۔ ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگِ بیاں حالیؔ ہے سب سے جدا تیرا

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنی بامقصد شاعری کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے سادہ انداز اور عام فہم الفاظ میں شعر گوئی کی روش اختیار کی۔ حالی کی سادہ بیانی سب سے جدا ہے۔ ان کا اندازِ بیاں نرالا ہے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز سب سے الگ ہے۔ تیری ہر بات دوسروں کے دل پر اثر کرتی ہے۔ ان کی معمولی سی بات بھی دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ایسے لوگ بات کرنے کا ڈھنگ جانتے ہیں۔ حالی اپنے کلام کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز بڑا دلکش اور خوبصورت ہے۔ تمھاری کہی ہوئی ایک ایک بات سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔ لوگ اس سے بہت اثر لیتے ہیں۔

تاریخ:۱۹مئی ۲۰۲۰ء

دن: منگل

ڈائری

پڑھائی: نظم حمد

فی امان
الله
IslamicAzkars